# قرآن کو دستور العمل بنائے بغیر انسانی حقوق کی ادائیگی ممکن نہیں

ضروری ہے کہ قرآنی تعلیم کے حسن سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور اسلام کا گرویدہ بنایا جائے تاکہ شرفِ انسانی دنیا میں قائم ہو سکے

## اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں

فرینکفورٹ مسجد میں احباب کے درمیان صدر بخشیہ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور نے احباب کو ایک بہت ایمان افروز اور پر معارف خطاب سے نوازا جو مسلسل پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت :

ومکروا ومکر اللہ ط
واللہ خیر الماکرین ہ
(آل عمران آیت ۵۵)

(ترجمہ:- اور انھوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے)

کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر کرتے ہوئے مثالیں دے دے کر واضح فرمایا کہ مخالفین حق کو مٹانے کی تدبیریں کرتے ہیں اور اپنی تدبیروں کو انتہا تک پہنچاتے ہیں۔ ... کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرتا ہے وہ نہ صرف مخالفین کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیتا ہے بلکہ اہل حق کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نواز کر انھیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔

اس تعلق میں حضور نے جماعت پر ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا اور بالخصوص نصرت جہاں سکیم کے نتیجہ میں مغربی افریقہ میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کی طرف اشارہ کر کے واضح فرمایا کہ یہ انقلاب اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شرف انسانی کے قیام اور محبت و پیار کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے پیار کریں تا آپ کو اس کا پیار حاصل ہو اور آپ کو اس کے نتیجہ میں اس کی مخلوق سے پیار کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے اور آپ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر نوع انسانی کے دل جیتتے چلے جائیں۔ حضور نے احباب کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور افضالِ خداوندی کے نزول کے ساتھ ساتھ ان کی ذمہ داریوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ انھیں چاہیئے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ خدا تعالیٰ ان پر پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا چلا جائے۔

ہر چند کہ ۱۸ جولائی کو جمعہ کا دن تھا اور اس روز حضور نے بہت بصیرت افروز تفصیلی خطبہ ارشاد فرما کر نماز جمعہ پڑھائی تھی اور احباب حضور کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہو چکے۔ تاہم حضور نے حسب پروگرام اسی روز شام کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک مسجد نور میں فرینکفورٹ اور اس کے مضافات کی جماعتوں کے دو صد احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔

### حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا خلاصہ

پہلے حضور نے جملہ حاضر احباب کی تعلیمی استعداد کا جائزہ لیا، اور پھر ان سے یہ دریافت فرمایا کہ وہ کتنے کتنے عرصے سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ اور اس امر کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حضور نے ان سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنے محنت سے کمائے ہوئے مال کی حفاظت کرنے اور اس سے اپنا مستقبل بنانے اور اس طرح دنیا کے نئے علاقوں میں قرآن کا پیغام پہنچانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ میں جب پہلے یہاں آیا تھا تو میں نے آپ کو وارننگ دی تھی کہ آپ اپنے پیسے کی حفاظت کریں۔ اسلام حلال ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو خرچ کرنے سے منع نہیں کرتا۔ وہ ناواجب خرچ سے منع کرتا ہے۔ جن حالات میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر آپ کے لئے اپنے کمائے ہوئے مال کی حفاظت بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

حضور نے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ سرمایہ جمع کر کے دنیا کے بعض دوسرے ملکوں میں جا کر وہاں تجارتی کاروبار کر کے یا بہت سستے داموں ملنے والی زرعی زمینیں خرید کر اور زرعی فارمیں قائم کر کے اپنا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں، اور وہاں ساتھ کے ساتھ قرآن کی اشاعت کر کے وہاں

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی امریکہ میں تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ گیارہ ستمبر کو امریکہ تشریف لا رہے ہیں۔ مغربی ساحل کے ممبران مورخہ چودہ ستمبر بروز اتوار ٹھیک بارہ بجے دوپہر سان فرانسسکو انٹرنیشنل ایرپورٹ کے نزدیک 1333 اولڈ بے شور ہائی وے پر برلنگیم میں واقع HYATT ہوٹل کے ہال MARQUEE میں حضور انور کی ملاقات سے مشرف ہوں گے۔ مشرقی علاقوں وغیرہ کے ممبران اکیس ستمبر بروز اتوار واشنگٹن (ڈی سی) میں حضور انور کی ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ملاقات کے دوران LUNCH کا انتظام ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

کے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں حضور نے ان احمدی گھرانوں کی مثال دی جو کینیڈا کے شہر کیلگری میں جا کر آباد ہوئے ہیں اور وہاں تجارت اور زراعت کے ذریعہ اپنا مستقبل بھی بنا رہے ہیں اور قرآن مجید کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے اور دور دور تک اس کی اشاعت کرنے میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ قطب شمال کی قریب ترین آبادی میں بھی قرآن مجید کا پیغام پہنچانے اور وہاں اسے عام کرنے کی انہیں توفیق ملی ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں سرگرمی دکھائی۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اشاعت قرآن کی نئی نئی راہیں کھولتا چلا جا رہا ہے۔ آپ میں سے جو بھی اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کی نیت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے قدم بڑھائے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے خدمت کی نئی راہیں کھولتا اور اپنی رحمت کے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب تک مسلمانوں میں خدمت اسلام کی نیت سے باہر نکلنے اور ہمت سے کام لے کر مشکلات پر قابو پاتے ہوئے آگے بڑھنے کا جذبہ قائم رہا۔ وہ اس وقت کی معلوم دنیا میں خود پھیلتے اور اسلام کو پھیلاتے چلے گئے۔ اور اسلام دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہا۔ اس ضمن میں حضور نے شمالی افریقہ کے ایک بزرگ کا ذکر کیا جو بربر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بتایا کہ وہ سینی گال چلے گئے اور وہاں اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ کسی نے ان کی آواز پر کان نہ دھرا۔ لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اپنے کام میں لگے رہے۔ آخر میں وہ دریا کے بیچ میں بننے والے ایک قدرتی جزیرے میں ڈیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا ان کی طرف کچھ ایسا رجوع کیا کہ وہی لوگ جو پہلے ان کی بات نہ سنتے تھے۔ ایک ایک کر کے ان کے پاس آنے لگے۔ انہوں نے انہیں قرآن سکھانا شروع کیا اور جنہیں انہوں نے قرآن سکھایا تھا وہ اپنے اپنے قبائل میں واپس جا کر قرآن کریم کے نور کو پھیلانے لگے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ اسلام سینی گال اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں پھیل گیا۔

حضور نے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ آپ لوگ یہاں روزی کمانے آئے ہیں۔ ایک تو آپ کو جرمن قوم کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔ دوسرے آپ کو انہیں بھی قرآن کی پناہ میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ ایک جرمن باشندے سے زیادہ ہمت کا مظاہرہ کریں۔ آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ اور قرآن کی لازوال و بے مثل تعلیم کے آپ حامل ہیں۔ اتنی عظیم تعلیم آپ کے پاس ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ یہاں کے باشندوں کو بتائیں کہ ان کی فلاح و نجاح اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن آپ محض زبانی تبلیغ سے انہیں اسلام کے حسن کا گرویدہ نہ بنا سکتے۔ آپ کو اسلام کے حسن سے حصہ لے کر پہلے اپنی زندگیوں کو حسین بنانا ہوگا۔ تب یہاں کے لوگ اسلام کے حسن سے متاثر ہوں گے آپ اسلام کے اصولوں کو توڑ کر اور اس کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر تو انہیں اسلام کا حسن نہیں دکھا سکتے۔ اسلام کے حسن کا مظاہرہ تو آپ کو خود اپنے وجودوں کے ذریعہ کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر تو وہ اس کے گرویدہ نہیں ہوں گے یہ امر یاد رکھیں کہ قرآن ہی آپ کی پناہ ہے اور قرآن ہی آپ کا ہتھیار ہے۔ پہلے خود اس کی پناہ میں آئیں اور پھر دوسروں کو اس کی پناہ میں لانے کا وسیلہ بنیں۔ آپ ایسا کریں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے کرشمے دیکھیں۔ تم خدا سے پیار کرو۔ خدا تم سے پیار کرے گا۔ خدا کہتا ہے کہ تم اپنی ہر چیز کو میری راہ میں قربان کر دو، اور پھر مجھ سے سب کچھ پا لو۔ اگر تم ایسا کر دکھاؤ گے تو یہ جہان اور اس کی ہر چیز تمہاری ہو جائے گی۔ اور اگلا جہان بھی تمہارا ہی ہوگا۔

جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جس طرح ہوائی جہاز زمین پر حرکت میں آنے کے بعد فضا میں بلند ہوتا ہے۔ اور پھر بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوپر ہی اوپر اٹھ رہی ہے۔ اور ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اس امر کا ایک ثبوت دیتے ہوئے حضور نے فرمایا نصرت جہاں سکیم کے تحت ۵۳ لاکھ روپے آپ نے قربانی کی۔ اس میں سے سارا ابھی خرچ نہیں ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سکیم پر ایسی برکت ڈالی ہے کہ اب اس کا بجٹ چار کروڑ روپے سالانہ تک پہنچ چکا ہے۔ اور تمام اخراجات نکال کر ایک کروڑ روپے کے قریب ہر سال بچ جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ ہمیں چھپر نہیں آسمان پھاڑ کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے فضلوں کو دائمی طور پر جذب کرنے کے لئے آپ کو اس پر کامل توکل کرنا پڑے گا۔ اسی توکل کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ جس توکل کا مظاہرہ طارق بن زیاد نے سپین کے ساحل پر کشتیاں جلاتے وقت کیا تھا۔ اور اس سے بھی بہت پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کہ ضرورت پڑنے پر اپنا سارا مال حتیٰ کہ گھر کی ایک ایک چیز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پیش کر دی۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑا؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کا نام

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس زمانہ میں آپ سے آخر کا مطالبہ یہی ہے کہ آپ بھی اس رنگ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا عزم کریں، اور اپنے اس عزم پر قائم رہیں۔ آپ عزم تو کریں مگر حسب ضرورت توفیق دینے اور پھر آپ کی عزم اور کوشش کو قبول کرنے والا خدا ہے۔ قربانی کے مواقع پیدا ہوتے رہیں گے اور آپ کو ایسے ہر موقع پر لبیک کہنا ہوگا۔ جماعت کا زندہ رہنا اس امر پر موقوف ہے کہ خلیفۂ وقت اس پر بوجھ ڈالتا ہے آپ ہر قسم کے بوجھ اٹھانے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتے چلے جائیں

حضور نے اس ضمن میں ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں کوئی برا آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ معاون کا ہی اچھا ہونا ضروری ہے ان نسبتی لحاظ سے کوئی زیادہ اچھا ہوگا اور کوئی کم اچھا۔ مراد یہ ہے کہ امت مسلمہ میں کوئی منافق نہیں ہونا چاہیئے جب بھی اندر سے یا باہر سے جماعت میں کوئی فتنہ پیدا ہو تو حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے دین کے لئے غیرت کا ہونا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا۔ بڑا دیالو ہے ہمارا خدا اور بہت پیار کرنے والا ہے وہ۔ اس کے پیار کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ وہ اپنے جن بندوں سے پیار کرتا ہے انہیں خوابوں کے ذریعہ بشارتیں دیتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب میں سپین گیا تو وہاں یہ دیکھ کر کہ یہ سرزمین جہاں اسلام آٹھ سو سال تک غالب رہا اب اسلام سے خالی ہو چکی ہے سخت کرب محسوس ہوا۔ یعنی قریباً ساری رات جاگتا اور دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے بتایا گیا کہ خدا قادر تو ہے لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے مجھے بہت تسلی ہوئی کہ اس سرزمین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے کی راہیں ضرور ہموار ہوں گی۔ اس وقت ہم نے کوشش کی کہ سپین کی حکومت پرانے زمانہ کی ایک چھوٹی سی خستہ حال مسجد بیس سال کے لئے ہمیں دے دے تا کہ سپین میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ اس میں نماز پڑھ سکیں۔ پادریوں کی مخالفت کی وجہ سے اس وقت ہماری یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس کام کے لئے ایک وقت مقرر تھا۔ خدا تعالیٰ نے دس سال بعد ہمیں قرطبہ کے قریب ایک شاہراہ پر تیرہ کنال کا ایک قطعہ زمین عطا کر دیا۔ ہم نے حال ہی میں وہاں یہ زمین خریدی ہے اور حکومت نے ہمیں اس پر مسجد تعمیر کرنے کی تحریری اجازت دے دی ہے دس سال پہلے خدا نے بتایا کہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور دس سال کے بعد جب وہ مقررہ وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے وہاں مسجد تعمیر کرانے کے سامان کر دیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا خدا بہت فضل کرنے والا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا آ رہا ہے اس لئے آپ دنیا اور اس کی زینتوں کی طرف نہ دیکھیں ........... آپ سوچیں اور غور کریں کہ وہ جو پہلے ایک تھا اسے خدا نے آج ایک کروڑ بنا دیا۔ کتنی عزت بخشی خدا نے اس کو اور اس کے ذریعہ سے آپ کو بھی آپ اپنے خدا کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اور اس سے کبھی بے وفائی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ عطا کرے۔

# بیرونی دورے پر روانگی سے قبل حضرت امیر المومنین کا احباب کراچی سے خطاب

## ایک مسئلہ اور اسلامی تعلیم کی رو سے اُس کا حل:

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جماعت کی بین الاقوامی حیثیت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بعض مسائل کا ذکر فرمایا اور اسلامی تعلیم کی رو سے ایک خاص مسئلہ کے حل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ساری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ جماعت کی اس ترقی پذیر بین الاقوامی حیثیت کی وجہ سے بعض نئے مسائل کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ بین الاقوامی شادیوں اور ان کی وجہ سے پیدا ہونے والے بعض اشکال سے تعلق رکھتا ہے

حضور نے فرمایا۔ مثال کے طور پر جب افریقہ، امریکہ یا یورپ کے کسی ملک کی ایک لڑکی اسلام قبول کر کے احمدی ہو جاتی ہے تو طبعاً وہ یہی چاہتی ہے کہ اس کی ایک مسلمان سے ہی شادی ہو اور اُدھر اس کے عیسائی والدین اس بات کو پسند نہیں کرتے اور چاہتے یہی ہیں کہ وہ کسی عیسائی سے شادی کرے۔ مسلمان کے ساتھ شادی کی صورت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی فقہ کی رو سے لڑکی کا ولی ہونا ضروری ہے۔ سو اس کا ولی کون ہو؟ ایسی صورت میں اصول یہ ہے کہ اس کا ولی خلیفۂ وقت کسی ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو ولایت کے فرائض ادا کرنے اور اس تعلق میں ذمہ داریاں نبھانے کا اہل ہو۔ اس کی عملی صورت یہ ہوگی کہ نائیجریا، گھانا یا دیگر ممالک میں جیسے خلیفۂ وقت نے اپنا نائب مقرر کیا ہے یعنی اس ملک کا مبلغ انچارج۔ یہ اس کا فرض ہے کہ ایسی لڑکی کا وہ خود ولی بنے یا وہ کسی ایسے شخص کو ولی مقرر کرے جو اسلامی قانون کی رو سے ولایت کے فرائض ادا کرنے اور اس تعلق میں جملہ ذمہ داریاں نبھانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اسلامی تعلیم بڑی حسین بھی ہے۔ واضح بھی ہے اور بڑی پختہ بھی ہے۔ چنانچہ مَیں نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے۔

## تعلیمی ترقی کا منصوبہ اور اس کی اہمیت:

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے تعلیمی ترقی کا ایک منصوبہ جاری کرایا ہے۔ یہ منصوبہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس منصوبہ کو جاری کرنے سے میرا مقصد یہ ہے اور میری تمام تر دلچسپی اس بات میں ہے کہ قرآن کریم کے علوم کی زیادہ سے زیادہ ترویج و اشاعت ہو۔ اس تعلق میں ایک بات مَیں نے یہ کہی ہے کہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو میٹرک پاس نہ ہو۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ہر احمدی میں قرآن کا بغور مطالعہ کرنے، اسے سمجھنے اور قرآنی علوم میں دسترس حاصل کرنے کی اہلیت پیدا ہو جائے کیونکہ جب تک تعلیمی بنیاد مضبوط نہ ہو کوئی شخص علوم قرآنی سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ کسی شخص کی تعلیمی بنیاد جتنی زیادہ مضبوط ہوگی اور علمی استعداد جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی زیادہ وہ قرآنی علوم کو سمجھنے اور ان سے استفادہ کرنے کے قابل ہوگا۔ تعلیم کا کم از کم معیار فی الحال میٹرک مقرر کیا گیا ہے۔ آگے چل کر کم از کم معیار بی اے مقرر کیا جائے گا کیونکہ بچوں کو جتنی زیادہ تعلیم دی جائے گی وہ اتنا ہی زیادہ قرآن کو سمجھیں گے۔ فی الاصل یہ ایک نہایت ہی اہم منصوبہ ہے اور اس میں درجہ بدرجہ ترقی کے کئی مرحلے آئیں گے۔

حضور نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ وہ اپنے فضل و رحمت کے نشان کے طور پر جماعت کو بہت ہی ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ حضور نے بتایا کہ ابھی حال ہی میں سرگودہا بورڈ کا میٹرک کا نتیجہ نکلا ہے۔ لڑکیوں میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی دونوں بچیاں احمدی ہیں۔ بورڈ بھر میں دو احمدی بچیوں کا اتنی اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اس امر پر دال ہے کہ وہ جماعت کو اعلیٰ ذہنوں سے نواز رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے دماغی قوت اور ذہنی استعداد بڑھانے والے ایک خاص کیمیکل کا ذکر فرمایا۔ جو "لیسی تھین" (LECITHIN) کہلاتا ہے اور اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ بچوں کو مناسب مقدار میں "سویا بین" (جس میں لیسی تھین کافی مقدار میں ہوتی ہے) ضرور استعمال کرانی چاہیئے

## بچوں کے نام جوابی خطوط کی ترسیل:

حضور نے فرمایا تعلیمی منصوبہ کے تحت مَیں نے تمام احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے امتحان کا نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ سے مجھے اطلاع دیں۔ ان کے خطوط کے مَیں خود جواب دوں گا۔ خطوط کے جواب ارسال کرنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ بعض بچے سمجھتے ہوں گے۔ اب تک پندرہ ہزار سے زیادہ خطوط موصول ہو چکے ہیں ان خطوں کو پہلے شہروار اور ضلع وار ترتیب دینا تھا پھر ان کا درجہ بندی کے بعد رجسٹروں میں اندراج ہونا تھا اور کارڈ سسٹم کے ذریعہ ان کا ریکارڈ تیار کرنا تھا۔ پھر جوابی خطوط تیار کر کے اور پتے وغیرہ درج کر کے انہیں پوسٹ کرانا تھا۔ اس کام کے لئے کافی وقت اور عملہ درکار تھا۔ بہرحال کافی تعداد میں مربیان کو اس کام پر لگانا پڑا تب جا کر خطوں کے جواب ارسال کرنے کا مرحلہ آیا۔ چونکہ بچوں کو اپنے خطوط کے جواب کا انتظار ہوگا اسی لئے مَیں نے یہ وضاحت کر دی ہے۔ بچے مطمئن رہیں انہیں عنقریب جوابی خطوط ملنے شروع ہو جائیں گے۔ میرے چلنے سے پہلے اکثر خطوط تیار ہو گئے تھے۔ وہ انہیں پوسٹ کرنے کا کام بھی تقریباً مکمل ہو گیا تھا۔ چونکہ خطوط کی ترسیل میں دیر ہو گئی تھی اس لئے مَیں نے بچوں سے معذرت کرنا تھی اور انہیں تسلی دلانا تھی کہ آگے پیچھے انہیں جواب ملنے شروع ہو جائیں گے ہزارہا کی تعداد میں خطوط یکدم تو ارسال نہیں کئے جا سکتے۔ بہرحال ان کی ترسیل کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جواب سب بچوں کو مل جائیں گے کسی کو پہلے اور کسی کو ذرا بعد میں۔

## حالیہ سفر اور اس کی غرض و غایت

حضور نے فرمایا۔ تیسری بات میں اپنے حالیہ سفر اور غیر ممالک کے دورہ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں یہ دورہ کئی وجوہات کی وجہ سے ضروری ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ایسے فضل فرمائے ہیں اور بیرونی ممالک میں ترقی کی ایسی نئی راہیں کھولی ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھانے اور غلبۂ اسلام کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ان ممالک میں جانا ضروری ہو گیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ۱۹۷۰ء میں جب مَیں سپین گیا تو مَیں نے کوشش کی کہ وہاں ایک چھوٹی سی خستہ حال اور غیر آباد مسجد نماز پڑھنے کے لئے ہمیں مل جائے۔ ہر چند کہ وہاں کی حکومت اس کے لئے تیار ہو گئی تھی لیکن پادریوں کی طرف سے شدید مخالفت کے باعث وہ ایسا نہ کر سکی۔ اس کے بعد دس سال کے اندر اندر ایسا انقلاب عظیم برپا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شہر قرطبہ کے قریب ایک قطعہ زمین عطا کر دیا ہے جسے ہم نے قیمتاً خرید لیا ہے اور حکومت نے اس پر مسجد تعمیر کرنے کی باقاعدہ طور پر اجازت بھی دے دی ہے۔ خدا کے فضل سے ہمیں وہاں اتنی زمین مل گئی ہے کہ ہم وہاں مسجد تعمیر کرنے کے علاوہ مسجد کو آباد

دیکھنے کی غرض سے اس کے قریب چھ فلیٹس
بھی بنا دیں گے تاکہ وہاں کے احمدی خاندان
وہاں رہائش اختیار کر کے مسجد کو
خدائے واحد کے ذکر سے آباد رکھ سکیں
اور اس طرح وہ مسجد سپین میں اسلام
کی تبلیغ و اشاعت کا ایک اہم مرکز
بن سکے
خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور
نے مزید بتایا کہ سکینڈے نیوین ممالک
میں سے سب سے بڑی جماعت ناروے
میں ہے لیکن ابھی تک وہاں نہ ہماری مسجد
تھی اور نہ کوئی مشن ہاؤس تھا ——
ڈنمارک میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس
ہے اور سویڈن میں بھی مسجد اور مشن ہاؤس
کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے لیکن ناروے
میں زمین نہ ملنے کی وجہ سے ہم ابھی تک
مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر نہیں کر سکے
تھے۔ حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اوسلو
کے قریب ایک سہ منزلہ شاندار عمارت
عطا کر دی ہے جو مسجد اور مشن ہاؤس
کے طور پر بخوبی استعمال ہو سکتی ہے اور
وہاں ترقی کی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔
حضور نے بتایا اسی طرح مغربی
افریقہ کے ممالک میں جہاں اللہ تعالیٰ
نے ہمیں ہائر سیکنڈری سکولز اور متعدد
ہسپتال کھولنے کی توفیق عطا فرمائی
ہے۔ ترقی کی نئی راہیں کھل رہی ہیں اور
وہاں کے لوگ اور حکومتیں ہمیں نئے
سکول اور نئے ہسپتال کھولنے کے لئے
کہہ رہی ہیں اور ہر قسم کی سہولتیں بہم
پہنچانے کی پیشکش کر رہی ہیں۔ نائیجیریا
سے حال ہی میں اطلاع آئی ہے کہ وہاں
خدا تعالیٰ نے جماعت کو مختلف علاقوں
میں مزید تین بڑی بڑی مسجدیں تعمیر
کرنے کی توفیق دی ہے اور ان کی خواہش
ہے کہ اس دورہ میں میں ان کا بھی
افتتاح کروں۔
اللہ تعالیٰ کے نئے افضال کا بہت
ایمان افروز پیرائے میں ذکر کرنے کے بعد
آخر میں حضور نے فرمایا۔ ہمیں بہت
سارے کام کرنے ہیں ۔ طاقت ہمارے
پاس نہیں اور ہم بہت کمزور ہیں۔ لیکن
جس اعلیٰ اور مقتدر ہستی کا ہم نے دامن
پکڑا ہے وہ کمزور نہیں ہے۔ دنیا اس

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ
کے ممبران کو حضور انور کی
امریکہ میں تشریف آوری
مبارک ہو۔
النور

# جرمن ترجمہ قرآن پر حضور کا اظہار خوشنودی

جرمنی میں احمدیہ مشن نے حال ہی میں قرآن مجید
کا جرمن ترجمہ مع عربی متن نہایت قیمتی کاغذ اور
نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب طباعت
کے ساتھ شائع کیا ہے اور تجلید کا معیار بھی بہت
اونچا ہے۔ اس پر خوشنودی کا اظہار
کرتے ہوئے حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ
اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ قرآن مجید
کا عربی متن پہلے ہو اور ترجمہ اس کے سامنے
بلحاظ ترتیب بعد میں درج کیا جائے۔ فرمایا
اصل قرآن تو اس کا عربی متن ہے۔ بلحاظ
ترتیب اس کا ترجمہ سے مقدم ہونا ضروری
ہے۔ البتہ ترجمہ اسی صفحہ پر عربی متن کے بالمقابل
درج ہونا چاہیئے۔

وقت اسلامی تعلیم کی پیاسی بھی ہے
اور اسے اس کی ضرورت بھی ہے لیکن
حالت یہ ہے کہ اگر اس کام کی انجام دہی
کے لئے ایک ارب اکائی کوشش کی
ضرورت ہے تو ہم میں اس کے بالمقابل
ایک اکائی کوشش کی بھی طاقت نہیں
ہے لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم
اپنے ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا
سے اس کی نصرت طلب کرنے میں لگے
رہیں اور ہمیشہ اس کی جناب میں جھکے
رہیں۔ میں نے ربوہ میں بھی یہ تحریک
کی تھی اور اب آپ سے بھی کہتا ہوں
کہ آپ سات دن تک خاص طور پر
دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے
اس دورہ کو برکتوں سے کامیاب
کرے اور غلبہ اسلام کے حق میں یہ
دورہ بہت مفید اور نتیجہ خیز
ثابت ہو۔

# صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

## ساتواں مرحلہ جاری ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ جو غلبہ دین خاتم الانبیاء کے منصوبوں میں
میں سے ایک عظیم منصوبہ ہے۔ کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جوبلی فنڈ کے
وعدہ کنندگان کی توجہ اور یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ ادائیگیوں کا ساتواں
مرحلہ شروع ہو چکا اور اس کے چار ماہ گزر چکے ہیں۔ کیا آپ نے جائزہ لے لیا ہے۔ آپ
کی ادائیگی ٹھیک ہو رہی ہے۔ اگر کمی ہے تو جلد پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

# توبہ کے معنے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے
رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنیوالا
بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ کا نام بھی تواب ہے۔ اسکا
مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعالِ بد سے نادم ہو کر
پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا
ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان
کی توبہ سے بڑھ کر توبہ قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر
انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر
آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خداتعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر
انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت
میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر
بیٹھ جاوے تو خداتعالیٰ کو کیا پروا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۲۸-۳۲۹)

# احمدیہ مسلم مشن جارج ٹاؤن (گی آنا) کی تعمیر مکمل ہو گئی

جماعت احمدیہ گی آنا (جنوبی امریکہ) نے جارج ٹاؤن میں احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کی عمارت
مکمل کر لی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احمدیہ مسلم مشن گی آنا کے مبلغ انچارج
مکرم قریشی محمد اسلم نے یہ خوشکن اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس مشن ہاؤس
کی تکمیل پر ۴۰ ہزار گی آنین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ یہ رقم پاکستانی کرنسی کے دو لاکھ
اسی ہزار روپوں کے برابر ہے
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مشن ہاؤس کو اسلام کی اشاعت
و تبلیغ کا مرکز بنائے اور اس کے ذریعہ سے دنیا میں توحید خالص کا قیام ہو۔ اور
خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا اونچے سے اونچا
لہرائے۔ آمین

# جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

## مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقع پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کا خلاصہ

نوٹ:۔ اس خلاصے کا حصہ اول براہِ کرم النور کے جون ۱۹۸۰ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں

(۲)

کراچی میں مَیں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے۔ وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے۔ کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں احمدی بچہ آئے گا۔ اسے مَیں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے اس میں ہر ڈویژن کی اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفہ بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں ٹاپ کے ۲۰۰ لڑکوں میں جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف اے، ایف ایس سی میں بھی ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی، اے کے لئے علیحدہ اور بی، ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کی ۲۰۰ طلبہ، طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم۔ اے، ایم ایس سی، میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں ٹاپ (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرے کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا پر ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس سمجھے ہیں، جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے مَیں دفتر کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلعوار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں۔ پانچویں جماعت سے پی۔ ایچ ڈی تک۔ ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں۔ جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی بچہ نہ رہے۔ جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے۔ اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے۔ کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارہ میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے۔ جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

## گانا بجانا اور باجے وغیرہ شیطان کا ہتھیار ہیں

حضرت مصلح موعود رضؓ فرماتے ہیں:۔

"سینما اور تماشہ کے متعلق مَیں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"

(مطالبات تحریک جدید ص۳۷)

پھر حضور قرآنی آیت وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"زور کے معنے مجلس الغناء یعنی گانے بجانے کی مجلس کے ہیں اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمٰن کے بندے گانے بجانے کی مجلس میں ہی نہیں جاتے تاکہ اس کے زہریلے اثرات سے وہ محفوظ رہیں اور خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر ہوا و ہوس کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ اسی بنا پر میں نے اپنی جماعت کو ہدایت کی ہے کہ وہ سینما نہ دیکھا کرے کیونکہ اس میں گانا بجانا ہوتا ہے جو انسانی قلب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غافل کر دیتا ہے ....... رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کا ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس واضح ہدایت کو بھلا دیا اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں رنگ رلیوں میں مشغول ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۷۳)

# شادی بیاہ کے موقع پر ڈھولک بجانے سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

(محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کرنٹ لیوک)

عام طور پر شادیوں کے موقع پر خواتین اور بچیاں جب خوشی کے گیت گاتی ہیں تو ساتھ خوشی کے اظہار اور رونق کے لئے ڈھولک بھی بجاتی ہیں۔ پہلے احمدی گھرانوں میں اس کا بالکل رواج نہ تھا اور ان کی شادیاں سادہ انداز میں ہوتی تھیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے ان کے گھروں میں بھی ڈھولک بجنے لگ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں الفضل کے پرانے فائلوں کا مطالعہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ارشاد پڑھا وہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر کرتی ہوں۔

۱۳ جون ۱۹۳۸ء کو بعد نماز ظہر حضرت میر قاسم علی ایڈیٹر "فاروق" کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس واقعہ کی رپورٹ "الفضل ۱۵ جون ۱۹۳۸ء" صفحہ ۲ پر شائع ہوئی جس میں رپورٹر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی گفتگو کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا:—

"اس موقعہ پر دوران گفتگو میں حضور نے فرمایا۔ دولہا کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا ناجائز نہیں ہے اور جب حضور کے گلے میں اور میر صاحب کے گلے میں ہار ڈالے گئے تو حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ میر صاحب کے سر پر ہار باندھ دیا جائے۔ نیز فرمایا بیاہ شادیوں کے موقعہ پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھیں اور پڑھنے والی مستاجر نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ڈھولک کے ساتھ پاکیزہ گانا منع نہیں ہے۔"

اس رپورٹ کے شائع ہونے پر اگلے ہی دن یعنی ۱۶ جون ۱۹۳۸ء صفحہ ۲ پر حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے ذیل کا اعلان شائع ہوا:—

## "نکاح کے موقع پر ڈھولک نہیں بلکہ دف بجانا جائز ہے

کل کے الفضل میں میری ایک گفتگو شادی کے موقع پر گانے کے بارے میں چھپی ہے۔ اس میں ایک سخت غلطی ہو گئی ہے دوست اس کی اصلاح کرلیں۔ بلکہ بہتر ہو گا کہ کل کے پرچے میں ہاتھ سے اس کی اصلاح کر دیں تا کہ آئندہ کسی کو دھوکا نہ لگے۔ غلطی یہ ہے کہ نکاح کے موقع پر ڈھولک بجا کر پاک گیت گانے جائز ہیں۔ یہاں ڈھولک نہیں بلکہ دف چاہیئے کیونکہ ڈھولک تو چھوٹا ڈھول ہی ہوتا ہے جو ناجائز ہے۔ پس دوست ڈھولک کا لفظ کاٹ کر دف کرلیں۔

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ غلطی ڈائری نویس کی نہیں بلکہ خود میری ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ڈھولک کا لفظ ہی بولا تھا مگر ذہن میں اس وقت بھی دف تھا۔ بوجہ ان آلات سے ناواقف ہونے کے گفتگو کے وقت خیال نہیں رہا۔ جب صبح "الفضل" میں گفتگو پڑھی تو مجھے یاد آگیا کہ غلط لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ دف کے ساتھ مستورات یا مردوں کا پاکیزہ اشعار پڑھنا شادی یا عید یا جنگ وغیرہ کے موقع پر حدیثوں سے ثابت ہے اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بعض دفعہ ایسا ہوا ہے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی"

۱۶/۶/۳۸

# تمباکو نوشی سے پرہیز کریں

(محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد)

تمباکو کے مضر اثرات کے بارہ میں پہلے تو لوگوں کو کچھ شبہ ہی تھا لیکن زمانہ حال کی تحقیق نے اس کے نقصانات کو پورے طور پر ثابت کر دکھایا ہے اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ تمباکو نوشی ایک فضول اور نقصان دہ عادت ہے اس پر بے فائدہ کثیر روپیہ صرف ہوتا ہے اور یہ انسان کی صحت کے لئے نہایت مضر ہے۔ چنانچہ آج کل پاکستان سمیت بہت سے ملک اس کے خلاف مہم چلا رہے ہیں۔

احمدی احباب کے لئے یہ بات کتنی اطمینان بخش اور ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کے مسیح اور مہدی نے حال کی تحقیقات سے بہت پہلے ہی اسے ایک لغو فعل قرار دیا اور اپنی جماعت کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:—

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔

هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔

اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

ایک اور موقعہ پر حضورؑ نے تمباکو نوشی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:—

"یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلعم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یوں ہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔"

(بدر ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں تمباکو نوشی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

# ڈاڑھی رکھنا شعار اسلامی ہے

ڈاڑھی رکھنا شعار اسلامی ہے۔ واصل یہ ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے لئے ڈاڑھی رکھتا ہے وہ تقویٰ کے حصول کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ (۲۲/۳۴)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت و تکریم کرے گا تو اس کے اس فعل کو دل کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

ڈاڑھی رکھنا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ حضور نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ڈاڑھی رکھیں چنانچہ مسلم میں یہ حدیث ملتی ہے۔

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھوں کو چھوٹا کیا جائے اور ڈاڑھی کو بڑھایا جائے۔

پھر ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کا کاٹنا اور ڈاڑھی کا بڑھانا انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب ڈاڑھی کے بارہ میں سوال کیا گیا تو حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے بعض ڈاڑھی مونچھ منڈوانے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں مگر ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھ دیا ہے۔"

(البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ احباب جماعت کو ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ گو ڈاڑھی کو مذہب میں کوئی بڑا دخل نہیں لیکن اغیار تمہاری ڈاڑھیوں کو سر کے بالوں کو اور تمہارے کپڑوں کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ تم اپنے مذہب کے لئے کتنی غیرت اپنے اندر رکھتے ہو اور تم اسلامی شعار کو قائم کرنے کی کس قدر کوشش کرتے ہو ...... پس میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ڈاڑھی کے متعلق خوب پراپیگنڈہ کریں۔ خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصار اللہ بڑوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص ڈاڑھی منڈواتا ہے وہ خشخشی ڈاڑھی رکھے اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھ انچ بڑھائے پھر ترقی کرتے کرتے سب کی ڈاڑھی حقیقی ڈاڑھی ہو جائے۔

اسلام کے تمام احکام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور ہر حکم میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ کوئی ایک حکم بھی بغیر مصلحت کے نہیں۔ ڈاڑھی رکھنے میں بھی کئی حکمتیں اور کئی مصالح ہیں۔ یہ جسمانی صحت کے لئے بھی مفید ہے اور جماعتی تنظیم کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے"

(خطبہ جمعہ ۔ الفضل ۲۱ر فروری ۱۹۴۵ء)

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ڈاڑھی رکھنے کے اسلامی طریق کو اختیار فرمائیں۔ عہدیداران جماعت اور مرجعی حضرات کو دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

# زکوٰۃ اور احباب جماعت کا فرض

زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے اکثر اعلانات آتے رہتے ہیں۔ جن میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے مال میں سے باقاعدگی کے ساتھ زکوٰۃ دیں اور یہ زکوٰۃ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بھجوائی جائے۔

اسلام کا مدار جن پانچ باتوں پر ہے ان میں زکوٰۃ کو ایک اہم مقام حاصل ہے کیونکہ اس کا تعلق انسان کی اپنی ضرورت سے کم اور کسی مستحق کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ قرآن پاک میں جن احکامات کا بار بار ذکر کیا گیا ہے اور مومنوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ ان احکامات پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں ان میں سے ایک اہم حکم زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ قرآن کریم ہمیں حکم دیتا ہے کہ:۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥

(النور: ۵۷)

ترجمہ:۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہاں پر اطاعت کا معیار نماز پڑھنا اور زکوٰۃ کی ادائیگی بتایا گیا ہے۔ ایک اور سورۃ میں بھی ارشاد باری تعالیٰ کا انداز یہی ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ٥

(البقرۃ: ۴۴)

ترجمہ:۔ اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور خدا کی خالص پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔

یہاں پر زکوٰۃ کا مرتبہ محض اطاعت سے بلند کر کے اطاعت خالص قرار دے دیا گیا ہے۔ اور زکوٰۃ کو نماز کی ادائیگی اور خدا تعالیٰ کی خالص پرستش کی روح قرار دیا گیا ہے۔

احباب جماعت جہاں اور ارکان اسلام پر بدل و جان عمل کرنے کی سعی کرتے ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کرتے اور روزے رکھنے کی بھرپور سعی و کاوش کرتے رہتے ہیں۔ وہیں پر ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ سال کے سال نکال کر مرکز بھجوا دیا کریں تاکہ یہاں سے مستحقین کو تقسیم کی جا سکے۔

جاری۔ باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ ہی احباب جماعت پر ادائیگی زکوٰۃ کے لئے زور دیا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

" اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بےکس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جسقدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض ہے جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جائے۔ زکوٰۃ میں کتابیں خریدی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں ۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

اسلامی کی حکمت بیان کرتے ہوئے اپنی پاک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥ (التوبہ: ۱۰۳)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تا کہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی "ترقی کے سامان مہیا کرے" اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس ترجمہ میں "ترقی کے سامان مہیا کرے" کے الفاظ میں تفسیر صغیر میں نوٹ لکھا ہے کہ:۔

"ترقی کے سامان مہیا کرے" یہ تُزَكِّيْهِمْ کا ترجمہ ہے۔ جو زکوٰۃ سے نکلا ہے اور اس کے ایک معنے بڑھانے اور ترقی دینے کے بھی ہوتے ہیں اور یہی معنے اس جگہ کے مناسب حال ہیں ۔"

اس سے یہ مطلب نکلا کہ زکوٰۃ کا مقصد انسانوں کو پاک کرنا ان کے درجات روحانی کو بڑھانا اور ترقی دینا اور ان کے مالوں کو بابرکت بنانا اور ان میں مزید اضافہ کرنا ہے۔ اس اہم خدائی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے صرف زکوٰۃ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کا صحیح جگہ استعمال بھی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انسان اپنی مرضی استعمال کرنے کی بجائے یہ اہم کام امام وقت کی مرضی پر چھوڑ دے جو کہ یقیناً یہ بات زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ وقت کے لحاظ سے زکوٰۃ کا بہترین مصرف کیا ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ ابھی اوپر بیان ہو چکی ہے کہ زکوٰۃ کا ایک مصرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ بھی ہے کہ:۔

" زکوٰۃ میں کتابیں خریدی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں ۔"

اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کے بے شمار مصارف ہیں اس سے مستحقین کی امداد کی جاتی ہے۔ غریبوں کو آسائش فراہم کی جاتی ہے اور مالی مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کو مالی امداد ملنے سے سکون کا سانس ملتا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ بھیجنے کی بہترین جگہ جماعت ہی کا نظام ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے اور بہر حال صدق دکھا دے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ۔" (کشتی نوح صفحہ ۴۲)

زکوٰۃ کے بارے میں جہاں یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ جماعت کے نظام کو بھیجی جائے وہاں زکوٰۃ دینے کے بارے میں اور زکوٰۃ کی شرح نکالنے کے بارے میں بھی ایمان کامل کا مظاہرہ ضروری ہے۔ ورنہ یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ کا روپیہ بھی ادا کرے مگر نیت کی پاکیزگی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مقبول خدمت سے محروم رہے اس نکتے کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمائی ہے کہ:۔

" بعض لوگ زکوٰۃ تو دیتے ہیں مگر اس بات کا کچھ خیال نہیں رکھتے کہ یہ روپیہ حلال کی کمائی سے ہے یا حرام کی کمائی سے ہے۔ دیکھو اگر ایک کتا ذبح کیا جاوے اور اس کے ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر بھی کہا جاوے ایسا ہی ایک سؤر لوازمات ذبح کے ساتھ مارا جاوے تو وہ کیا کتا یا سؤر حلال ہو جاوے گا؟ وہ تو بہر حال حرام ہی ہے۔ زکوٰۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے۔ اس کے ذریعہ سے مال پاک ہو جاتا ہے کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اس کو دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ انسانوں میں اس قسم کی غلطیاں ہیں کہ اصل حقیقت کو نہیں پہچانتے ایسی باتوں سے دست بردار ہونا چاہیئے۔ ارکان اسلام نجات دینے کے واسطے ہیں۔ مگر اپنی غلطیوں سے لوگ کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ انسان کو اپنے اعمال پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ خوش ہونا چاہیئے۔ جب تک ایسا ایمان خالص حاصل نہ ہو جاوے کہ انسان کی عبادت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو اور اس کو اعمال صالح حاصل نہ ہو جائے ۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰-۲۱)

The *ANNOOR* is edited and published for THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary-in-Charge, West Coast Region, from 434 Peppertree Road, Walnut Creek, California 94598. Phone: (415) 939-6056. The American Headquarters of the Ahmadiyya Movement are located at 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: (202) 232-3737.

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, INC.
WEST COAST REGION
434 PEPPERTREE ROAD
WALNUT CREEK, CA 94598